

# وسیلہ روی

با اهتمام حضرت حاجی فقیر عزت شاہ وارثی مذلاۃ ناظم علی: آستانہ عالیہ و ارشیہ چھپر شریف

حضرت سید عبد السلام  
 عرف میں بالکل رحمت  
 اللہ علیہ کی جانب سے  
 کب وارثہ کی ہے  
 بھرپور کوش کس کن جو  
 کہ ایک سبھ بوس  
 کروتے ہیں اپس وقت کیجے  
 کامل ترین عالم مانع  
 ولی خیر جو داخل  
 سلسلہ حضرت عبداللہ  
 شاہ نبیہ رحمت اللہ  
 علیہ سے ہیں لکھ اسراز  
 صدر کرامیں میں ان کا  
 مزار ہے

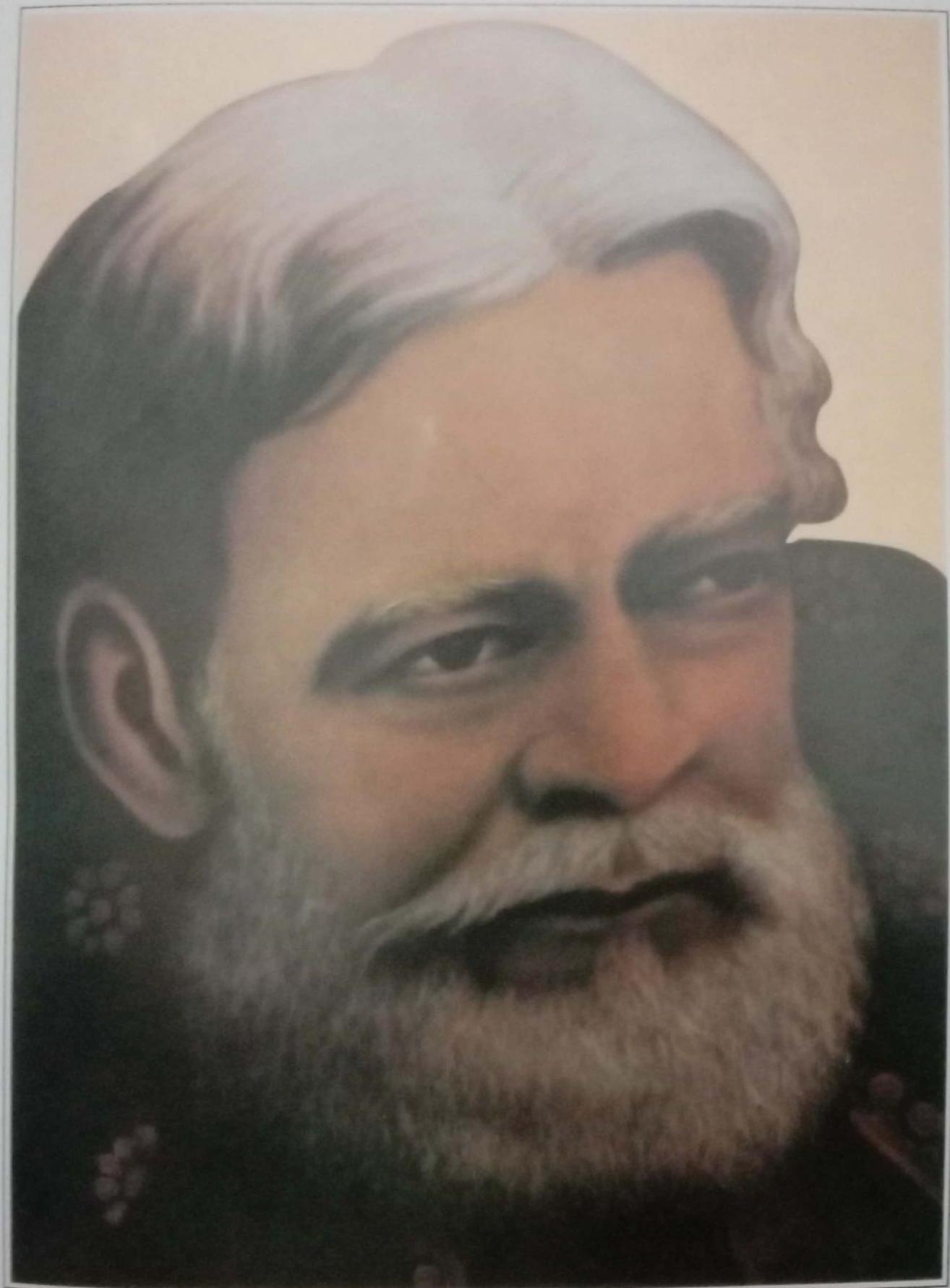
یہ کام والوت پاک علام  
 نواز عظیم اللہ ذکرہ کیجے  
 حکم پر کا کیا اس کام کو  
 کون وارث اپس جانب  
 منصب کر کیجے توہین  
 حکم مرشد کا ارتکاب نا  
 کرے اگر کون بعض  
 شخص یہ کہیے کہیے اس  
 نے بس فی ایف بنائی تو  
 ملی لیجیئی کا کہ یہ  
 جھوٹ بول ہے علام کا  
 کام غلامیں کرنا ہے بعض  
 مرشد کے حکم کی  
 تعصیل کرنا ہے ناکہ  
 صرف اور وہ ولی وصول  
 کرنا

درائیہ سببیاتی سب  
 دارشون پر حکم مرشد کی  
 ایجاد لازم ہے جھوٹ  
 بولنے اور وہ ولی سے ہر  
 بزرگوں شکریہ



ردم افتخار، مذکورہ اس طبق سید عبد السلام علیہ رحمت اللہ علیہ کی جانب قدم سید عبد السلام علیہ رحمت اللہ علیہ کی جانب





حضرت کار عالم پناہ بیوی حاجی و حافظ وارث علی شاہ ذکرہ اعظم اللہ  
دین وہ شریفے (انڈیا)

# بِالْحُكْمِ

الْحَمْدُ لِمَنْ قَلَّ رَحْيٌ وَجَبَالًا  
شَهَدَ أَشْهَدَ بِاللَّهِ هُوَ الْوَاحِدُ حَقًّا

وَالشُّكْرُ لِمَنْ صَوَرَ حُسْنًا وَحَمَالًا  
شَهَدَ أَنْ قُدْرَةً لِلَّهِ تَعَالَى

اللَّهُ اللَّهُ كِيَا شَانْ ہے کہ خالق کون و مکان کے ایک فرمان "کُنْ فَیَکُونْ" نے یہ کہشمہ دکھایا کہ  
یہ آدم خاکی ہزار عالم خلوت سے جلوت و حیود میں آیا جو صانع ہے چون ذیعچگوں کے انعامات  
گوناگوں سے سراپا ملوہ ہے۔  
خوب فرمایا شاعر نے :

تَعَالَى اللَّهُ كِمالٌ صُنْعٌ يَسْجُونُ  
وَجَدَ جَبْلَهُ طَلَّ حَضْرَتُ اُوْسَتُ

چنانچہ تمامی کائنات حضرت الوہیت کے کمالات کا مجموعہ اور سرکار احادیث کی صفات کا آئینہ ہے از عرش  
تا فرش اس کی قدرت آشکار اور اس کی صفت کا اظہار ہے۔ بقول شاعر

ہمه أَسْمَاءَ مَنْطَأَهُرَ اسْمَاءَ

لیکن با وجود یہ جملہ حقائق اپنی سیرت میں فرد اور صورت میں بے نظر ہیں مگر یہ مسلم ہے کہ انسان صفتِ الہی کی مخصوص  
او مکمل تصویر ہے بصدق "لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيَّةٍ" جس طرح ذاتِ ایزدی یکتاد بے ہتاء ہے۔  
اسی طرح یہ بیکل انسانی اس کی قدرت کا ملک کی بے مثل نشانی اور تمامی مخلوق سے افضل و ممتاز اور خطاب :

لَقَدْ كَفَ مُنَابَنِيْ أَدَمَ سَرْفَرَزِيْ ہے۔ بقول جامی رح

اَسَذَّ تَوازِ صَفَاتِ مَا يَأْكُلُ كَنْهَ تَوْبِيرَوْنَ اَزْهَدَ اَدَرَاكُ

آدَمَ بَنْرَشَدَ مَكْرُمَ اَوْ بَهْ تُو پَيْدَ اَسْتَ مَقَامَ ذَرَّةِ خَاكُ

بلکہ خاص اسی مُشتَّتِ خاک کا یہ شرف و اختصار ہے کہ حضرت احادیث جل جلالہ نے اپنے یہ قدرت سے غمیر کیا اور اس کی صفت  
بے عدلی نے ایا شکیل و جمیل مجسمہ تعمیر فرمایا جو بخلاف آب و گل بظاہر تیرہ و تاریک ضرور ہے مگر درحقیقت الوار قدر سے  
سے پُر نور، اور اسرارِ الہیہ سے معمور ہے۔ بقول شاعر

طلسم گنج پیاسرا کر ده  
 خودی و خویش در پردہ شستہ  
 زہے در تیرگی دیدار کر ده!  
 جواب صورت آسنا جا ہازبستہ  
 حق اک صانع باکال نے "وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي" کا مقصد راعز ازا اور فی الْفُسْكُمْ اَفْلَادْ تُبصِّرُونَ  
 کا مخصوص امتیاز مرحت فرمایا کہ اس حسین مجسمہ کو تمام عالم و عالمیان سے الیا بگزیدہ و ممتاز کیا کہ معراجِ معرفت میں علم ادم  
 الائمهٰ ائمہٰ اکی دولت لازوال و دیعت ہوئی اور سرکارِ احادیث سے اس خاک کے پیلے نے خلیفۃ اللہ کا پاک اور  
 مقدس خطاب پایا اور ذاتِ واجب الوجود کا آئینہ اور اسکی صفاتِ غیر موجود کا مظہر اتم ہوا۔ لقول شاعر  
 خداوند سے کہ جان بخشید و ادرک  
 نہسا داسرا خود را درکفت خاک!

زخاکے ایں ہمس معنی سنو ده  
 درد دیدار خود پسیدا نموده!  
 حقیقت یہ ہے کہ وہ شاہ بے ہتاجو پر دعوظت اور جوابِ خفا میں بجا طیکیتاً ہمیشہ سے مستور تھا اُس نے باوجوڑی نام و  
 نشان ہونے کے یہ شان دکھاتی کہ صورتِ ادم میں جلوہ فراٹی۔ لقول شاعر

اے مغربی آں یار کہ بے نام و نشان شد  
 بے نام و نشان آمد و بانام و نشان شد  
 یعنی اس لامکاں کی بیرونی کا اظہار اس رنگ میں ہتا :

شاخِ گل بصورتِ انساں برآمدہ  
 شخیل قدش کہ از حیمن جان برآمدہ

لہذا انہیں مخصوص صفات کے لحاظ سے ادم باعتبار دیگر مکنات کے اکمل و افضل ہے جس کے شرفِ اقتدار کا اعلان بردازی میا  
 ہو اکہ جواب احادیث جل جلالہ نے اپنی مقربہ نورانی مخلوق کو حکم فرمایا: قُلْنَا لِلْمَلِكَةِ اسْجُدْ هَا  
 آں دم کہ دم آمد گردید آشکارا : اسرازِ گفت کنَّا اکالشَّمَسِ وَالنَّهُمَا  
 اگر یہ دھجورِ خاکی روزِ حقیقت کا آئینہ اور علمِ معرفت کا گنجینہ نہ ہوتا تو اس کے آگے مخلوق قدری سرشت تسلیم خم نہ کرتی اور ابجو البشر ادم  
 علیہ السلام سمجھو دلانکہ نہ ہوتے۔ لقول فرید الدین عطار  
 آب دگل را کئے ملک کردے سمجھو د  
 گھر نہ بو دے ذاتِ حق اندر وجود

غرض انسان ہر جنہ فلقتاً صعیف البیان ضرور ہے مگر بھالِ تحمل و استقلال اس سفر و روش نے وصالِ شاہدِ حقیقی کے جوش میں ناقابل برواشت  
 بارِ امانت اٹھایا جس کے صلے میں سرکارِ کریم و کارساز سے یہ اعزازِ ملکا کہ اپنے عاشق جانباڑ کو جملہ مخلوق سے ممتاز فرمایا۔ جنماچہ گفتہ سیم کی  
 ورقِ گردانی کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ از ادم تا ایندم کوئی قرن ایسا نہیں گزرا کہ کسی فربنی ادم کی مخصوص شخصیت کا شہروند نہ ہو اور  
 اور اس کے علوت مرتبت کا نقارہ نہ بجا ہو بلکہ ہر عہد میں خصوصیت کے ساتھ انسان کی شان و عظمت کا نشان بلند رہ جس کی وجہ پر  
 ہے کہ در حقیقت انسان جا مع کحالات ہے جب تک جوابِ تعیناتِ محجوب ہے مجبور ہے اور تو فیضِ الہی سے اپنی اصل کی جانب جو  
 ہوتا ہے تو اس کی شرف و اختصار کا حقیقی ورثہ اس کو ملتا ہے بلکہ ایسے انسان کا ملک کا عہد زندگی دُنیا میں غیر معمولی طور پر اداگا  
 ہوتا ہے اور اس کی قوم فخر و مبارات کے ساتھ اس کے فضلِ داقتدار کا اقرار کرتی ہے اور اس کی محرومیہ بوسکر اس کی تقليد میں سفر رہ جاتی  
 ہے اور اس کے افعال اقوالِ فلمبند کرتی ہے جس کے مطالعہ سے دوسروں کی ہمیشہ فائدہ حاصل ہوتا ہے ۔

تاریخ سے ثابت ہے کہ بعض کامل و اکمل بزرگوں نے سوانح حیات نہایت تفریج اور تشریح سے غریب فرمائے میں اور وہی زریں  
نہایت کا مجموعہ ساکین راہ طریقت کے لئے مکمل دستور العمل اور ضروری فیضان باطنی کا۔ فیض ذریعہ ثابت ہوا جس کی نسبت حافظ الشیرازی  
فرماتے ہیں : **بِلَكَ تُوبَارَكَ اللَّهُ دُرْمَلَكَ وَ دِيْكَشَارَه** صاحب پشمہ کا پیغمبر از قدرہ سیاہی  
مگر نیچے صفات صرف انہیں برگزیدہ ہستیوں کے تذکروں میں ہیں جن کو تصرف الہی کا شرف اور حیات جاویدہ حاصل ہے اور جو واقعی  
انسان بلکہ انسان کامل میں۔ اسلئے کہاں کا عہدہ ظاہری جس طرح خلق کو فائدہ پہنچا تھے اُسی طرح اُن کا باطنی تصرف ہی سائز و دائرے  
اور رہنمائی کا کیونکہ بقایہ ایزدی نے اُن کو حیات سرمدی محبت فرمائی ہے۔ بقول مولانا جامیؒ ہے

**زندہ عشق نہ مُردست و نمیرد ہرگز لایہ الی بُودا یں زندگی و لم یزلي**

انہیں حضرات کے حالات و واقعات قابل تحریر بھی ہیں اور ان کے اقوال و افعال میں یہ تاثیر بھی ہوتی ہے لیکن ما و شما کے سوانح حیات  
نہ اس لائق ہیں کہ تحریر میں لائے جائیں اور نہ ان کا مطالعہ کا شرط نہ لسلوں کو مُغایرا اور سُود مند ہو سکتا ہے۔ حالات و واقعات انہی پاک ہستیوں  
کے راہ پر ہمایت ہو سکتے ہیں جن کے متعلق پیشہ پیشہ سے آگاہی چلی آتی ہے تاکہ دنیا میں تشریف لانے والے مقدس و وجود سے نسل آدم آگاہ  
بر جانے جیسے ہمارے ہادی بحق حاجی حافظ قبلہ کوئین سیدنا و مولانا وارثت علی شاہ صاحبؒ کی ذات جن کے متعلق پانچ پیشہ قبل اکثر  
مقدس اور ابرا حضرات نے لشارت دی جن کے نام تاریخ میں شہر ہیں مثلاً حضرت عبد الرزاق بالسویؒ کی پیشگوئی اور حضرت  
نبیت اللہ صاحبؒ کی کشفی ارشاد اور مولانا عبد الرحمن صاحب موحد لکھتویؒ کی لشارت سب مطالعہ سے گذرنی ہیں جس سے کائنات قدرت  
کا اہتمام قلبِ انسانی کو روشن فرمانا محبت و عشق اور حسن و جمال کی داستان کو کائنات میں پھیلانے خاص حسین و جمیل طریقہ جو کسی سے نہ ہو سکے  
بغیر اس کے کہ جو عشق و محبت کے تحریر بکار کا واحد تیراک ہو وہی منظاہرہ دکھا سکتا ہے وہی اہتمام فرماسکتا ہے میاں حضرت سیدنا ظہیر علی صاحبؒ  
کتوتری رسول پوری ضمیمہ سیرالتادات قلمی میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضور قبلہ کے جدا ہمی حضرت میران سید احمد علیہ رحمۃ جو رسم الحجہ میں پیدا ہوئے۔  
قصیدہ دیوارہ شریف میں درس میں پڑھے علوم ظاہرہ و علم سینہ سے واقف ہونے کے بعد کاشام اپنے تالاب کے کنارے پر معاپنے عقیدہ مند ولک  
تشریف فرماتے۔ ایک روشن صاحب باطن نے قریب کر کاپ سے کہا : **السلام علیکم و علیک دَكَ الَّذِي فِي صَلَبٍ أَنَّ اللَّهَ**  
**بَارَكَ وَ تَعَالَى قَدْ نَوَّرَ شَمَالَهُ بِنُورٍ وَ أَشْرَقَ الْأَرْضَ بِنُورٍ فَطَوَّبَ الْكُمَّ يَا سَيِّدِي**۔ حاضرین نے فریات  
کیا کہ حضرت ہم تو کچھ نہیں سمجھتے کہ اس بزرگ درویش نے کس فرزند احمد کی آپ کو لشارت دی اور آپ نے اسکی تصدیق فرمائی اگر  
مفہوم نہ ہو تو اس اسرار سے ہم کو بھی خبردار فرمایا جاتے۔ میران سید احمدؒ نے فرمایا کہ درویش خبر دیتا ہے کہ پانچوں پیشہ آپ کی میں ایک  
روشن چراغ فرزند دیکھتا ہوں جو ہم نام خدا ہو گا۔ اُس کے نور کی روشنی مشرق سے مغرب شمال سے جزوں تک پھیل جاتے گی جس کے اثرات  
آپ کے چہرہ اور کس سے پاتا ہوں حضرت میران سید احمدؒ نے فرمایا میں جانتا ہوں۔ حضرت میران سید احمدؒ کی پانچوں پیشہ میں حضور  
قبلہ عالم کی ولادت باسعا دت کا شریڈہ اس زمین پاک دیوارہ شریفہ کو ملا اور ظاہر ہوتے ہی فیض و کرم کا سلسلہ جل زکلا۔  
ہر شب دروزیا اظہار اور کائنات پر گرفت مفہیم سے مفہوم طریقہ سے  
بھی خداوند قدوس کے اُسی مقدرس و بنبرگ نام سے مختار ہوا جس میں آپ فناہ ہونے والے تھے۔ اولیائے کرام کا فیصلہ ہے کہ

بہت اہل اللہ کے اساتے گرامی میں یہ بات دیکھی گئی ہے کہ خدا کے جس نام مقدس میں فنا ہوتے ہیں وہی ان کا نام مشہور ہو گا۔  
شال جس طرح حضرت سلطان الاولیاء محبوب ہجاتی قطب رب انبیاء سید ناجی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ محبی میں فنا ہو کر  
احیاء دین کا باعث ہوتے اسی لقب سے لقب کے لئے اسی طرح الوارث خدا نے بزرگ فرمائنا ہے اور اس کے معنی میں فناہ عالم  
کے بعد قائم رہنے والا : إِنَّا نَحْنُ مُحْيٰٓ وَنَمِيتُ وَنَحْنُ الْوَرِثُونَ - تن جمہرا : اس میں شک نہیں کہ یہیں زندہ رکھتے ہیں  
اور ہمیں مارتے ہیں اور ہمیں سب کے وارث ہیں ہماری بقا دامی ہے ۔ یہی وجہ ہے آپ کو اپنے خاص زمانہ میں مستلہ فنا و لبق کے حل  
محرنے میں خاص ملکہ رکھتا ہے ۔

حضور قبلہ عالم لفظ وارث یا وارث پاک ہی سے مشہور و معروف ہوتے جس سے ثابت ہوا کہ رب العزت نے حضور قبلہ عالم  
کو اپنے نام صفاتی میں سے ایک ممتاز صفت محبت فرمائی تھی یعنی اپنے اسم وارث کا حضور کو منظرِ تمام کیا اور اس صفت کا ظہور اسی  
عاشق صادق میں ہوتا ہے جو تمام عالم کو فانی اور تحکیم دراحت، جور و احسان، رنج و خوشی کو حادث سمجھے اور جو ماسوانے یا رحم جملہ موجوداً  
سے درست بردار ہو دیجی وارث کہلاتے جانے کا سختی ہے اور اسی کو حصہ لقائے کامل ہے ۔ لقول جلال الدین رومی ۲ ہے

جادت میر ندحق شان وارث است      حادث میر ندحق شان وارث است

اس بزرگ تام بی میں فنا و لبق کی تعلیم نہاں ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ابتدأ عمری سے آپ نے مُوکَوْا قبْلَ آنَتْ مُوکَوْا کے محل کو  
طفرما یا اور سی تعلیم فرمائی اور اسی طرح وہ خاص مقام لبق حاصل فرمایا جو اسم وارث کا معنون تھا جس نے حضور قبلہ عالم کی زیارت کی۔ بے ساخت  
بول اٹھا ۔ اس طرح بھیں میں عاشق کچھا ہے عشق جس طرح آنکھ کی پتیلی میں نظر ہوتی ہے

ہر اعتبار سے آپ کی ذات سترہ صفات خاندان سادات کا ایک مقدوس اور اعلیٰ ترین نمود نہ تھی جیسا کہ اکثر بزرگوں نے آپ  
کی شان وعظت کو بیکھر کر تسلیم کیا ہے کہ آپ کے اخلاق و عادات سے سادات کرام کے اوصاف حمید کی پوری تصدیق ہوتی ہے ۔

ابتدأ سے لے کر آخری زندگی تک تسلیم و رضا کی تعلیم اور میدانِ عشق و محبت میں سوز و گدراز کے فقر کے اثرات و بحد انسانی کو عطا فرمایا  
کر لیں انسانی پر احسانِ عظیم فرمایا۔ مسلم عشق میں توحید وحدت کے عمل کو ۸۸ سال دنیا کی سیاحت پا پیدا ہے فرماتے ہوئے نسل آدم کے  
سینوں تک پیغامِ محبت نکالا پاک سے ثبت فرمایا ۔

آپکی ولادت باسعادت ۱۲۲۸ھ سے ۱۲۳۳ھ کے درمیان ہے مگر شاہ فضل حسین صاحب وارثیؒ سجادہ نشین  
ہاگہ شاہ عبد المعمم کنزا المعرفت علیہ الرحمۃ حضور عالم پناہ وارث پاک کے خادم قدیم اور ہم مکتب بھی تھے حضور سے آٹھ برس چھوٹے ہیں وہ  
ابنی عمر کے حسابے ۱۲۳۳ھ بتاتے ہیں اور رمضان المبارک پیر کا دن وقت صحیح کاذب ۔ آپ کی جاتے ولادت باسعادت ہونے کا فخر قصبه  
دیوہ شریف ضلع بارہ بنکی کو حاصل ہے۔ بیلی بات رمضان المبارک میں پیدا ہونے والایہ نومولود پاک سادات کے گھر میں ابتدأ کرتے ہے  
رمضان المبارک کی تعلیم سے لے والدہ ماجدہ کا دودھ سحری و افطاری کے بغیر نہیں پیتا، نذر و تکہے نہ کچھ طلب کرتا ہے یہی رمضان المبارک  
میں دستور رہا۔ گھر گھر چاہرنے پر دیوہ شریف ہی نہیں گردنو راح کے علاقہ نے اکر دیکھا اور زیارت کی۔ آپ کے والد ماجد حضرت  
سید قربان علی شاہ صاحبؒ اپنے زمانے کے حافظ و فاری اور مشہور طبیب تھے۔ آپ زمانہ تعلیمِ حکیم طور پر خیر البلاد بعد ارشادِ شریف میں

بادیں صورت میں پہنچنے والی رہیں اور کمال عصا بپکی بارگاہ اور نمکونی دوسرے میں لگز ادا جس وقت تک کمال پناہ کے اعہد و کرام دیوبہ شریف میں قیام نہ ہو ہجئے اُس وقت یہ قصہ ملک علمون طالبہ ری اور واقفانِ روزنما طفیلیہ کا گڑھ تھا مگر آپ کے احمد اکادمیوہ شریف میں کائنات سب عمل و فہرست اُن مترک سمجھا اور فظیلہ نہ خوش آمدید کہا۔ یہ قصہ دیوبہ شریف کی خوش فضیلیہ کے ساتھ کا پاک خاندان دیوبہ شریف کو تصریف کا اُسلطان عطا فرمائے کے لئے اپنے روح و قلب سے اپنے قیام کا فیصلہ اس پاک سر زمین کے قیم دیا۔ کچھ معلوم تھا کہ ایک وقت کے بعد یہاں نصرت و معرفت کا ایک سلطان پیدا ہوا کا جو ہم نام خدا ہوا۔

**اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَكْرَمِ وَعَلَىٰ آٰلِهٖ وَاصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ**

**بعدِ حُلْ حُسْنِي وَحْمَالِي**

**اسماَءِ كَرَامِي حضُورِ أَقْدَسِ!**

فَالْيَوْمَ فِي اللَّهِ بِاللَّهِ، أَبْيَتْ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ الْحُسْنَىٰ - فَإِنَّمَا تَوَلَّوْنَا فَتَمَّ وَجْهُهُ اللَّهِ حَسْرَتْ يَدِ الْكَالِمِينَ  
اَمَّا الْأُولَى يَا سَيِّدِنَا وَمَرْشِدِنَا وَمَوْلَانَا حاجی دعا فاظ سید وارث علی شاہ طاب تراہ آپ بطن مادر سے ولی پیدا ہوتے حضور کی تکات  
عمر کار سرکار پیر عشقی اللہی کے عنوان سے شروع ہوا تھا اور فاتحہ پر فنا فی الذات کی مہربت تھی جس کے تاریخ بے شمار داقتuat  
بنا سکتی ہے سرکار عالم پناہ وارث علی وہ ذات اقدس ہے جس کے دنیا میں آنے سے پہلے ایسے عقیدت مندرجہ تھے جو عالم روایا میں  
بیعت ہو گئے مگر انہیں یہ معلوم نہیں کہ ہمارے مرشد برحق کہاں ہیں، کون ہیں سرکار عالم پناہ دنیا میں لشیریف لائے غیر کارکیم  
گزارا۔ پہلا چیز کیا وہ اپس دیوبہ شریف لشیریف لائے۔ پرانے لوگوں نے پھر اپس سے صورت سیرت اور لشافت و پرخاست  
بچا کا اور اپنی خواب کی تعبیر دیکھی اور بیعت کے لئے حاضر ہو گئے آپ نے فرمایا۔ میاں صاحب آپ کو پہلی بیعت پر  
اعتبار نہیں چنانچہ وہ مطمئن ہو گئے۔

یہ وہ ذات ہے جو دنیا میں آنے سے پہلے بھی دستیگیری فرماتی تھی دنیا میں لشیریف لا کر، ۸ سال تک دستیگیری فرماتی  
۱۹۰۵ء میکم صفر دصال فرما کر اب تک وارث شاہی کی انسلادیم کی دستیگیری فرمائی ہے میں یہ ہم کمزور نا بلد غلام ہیں جو اپنے  
شہنشاہ کے غلام کہلاتے ہوئے بھی پہچان نہیں سکتے وارثی ضرور کہلاتے ہیں مگر سرکار عالم پناہ کی تعلیم کی طرف  
تو وجہ نہیں کرتے یہی وجہ ہے کہ سلسلہ محبت سے خالی ہو رہا ہے۔

ہمیں چاہتے ہیں کہ سرکار عالم پناہ کی تعلیم پر زور سے توجہ دیں جیسے حضور نے ارشادات ہماری تعلیم کے لئے فرمائے  
ہیں جن کی تفصیل بعد میں آرہی ہے پڑھیں عمل کریں اور ہمارے جیسے کمزور فقیر دوں کے لئے سرکار کے حضور قبولیت  
کی التجاکریں۔ (آمین ثم آمین)

# حاجی فیض عزت شاہ وارثی

# ارشادات عالیہ

بِسْكَارَ عَالِمَ پَنَاهِ عَطِيَاتِ باطِنِی کے ساتھ ساخت ارشادات ظاہر سے بھی اپنے غلاموں کو محروم نہیں رکھتے فرمان ہوتا ہے جس کی قسمت میں جو حقیقت ہے وہ اُس کو ملے گا اور اگر زندگی میں نہیں ملنا تو مرتبے وقت ضرور ملے گا اور مرتبے وقت اگر نہ ملنا تو اُس کی قبر میں ٹھوں دیا جائیگا۔

اگر فرمایا ہستی کو مٹانا یعنی فقیری ہے یہ بھی فرمایا کہ موجود ہونا بہت مشکل ہے۔ ایک مقام پر فرمایا آج بھل تو جید ٹھک سیر ہے۔ آپ کے اس قول کی حقیقت دور حاضر میں سامنے ہے۔ جہاں دیکھو عجیب عجیب طریقہ سے وارثی احرام باندھتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ احرام کو ایک کھیل سمجھ کر استعمال کیا جاتا ہے۔ بس کار عالم پناہ بے شمار شفقت کے بعد احرام عطا فرماتے اور فرماتا کہ یاد رکھو یہی کفن ہے۔ اگر فرمایا عشق وہی ہے جو کب سے نہیں ملتا۔ فرمایا محبت ہے تو ہزار کوس پر ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ فرمایا محبت ہے تو سب کچھ ہے محبت نہیں تو ریافت بکار ہے فرمایا ایک صورت پکڑ لو وہی تمہارے ساتھ یہاں بھجو رہے گی اور وہی قبر میں اور وہی حشر میں تمہارے ساتھ ہو گی۔ فرمایا محبت میں ہو گرا کافر قبیل نہیں رہتا جیسے محمود دیاز کا واقعہ۔ فرمایا یا کہ قصور عاشق کی زندگی ہے۔ فرمایا فتنے یا رعاشق کا ایمان ہے۔ فرمایا عشق میں انتظام نہیں۔ ارشاد ہے، جس کو اپنی خواہشات کی خبر ہے وہ عشق سے بے خبر ہے۔ اسے درسری طرح فرمایا عاشق یا رہے خبردار اور موجود دا سے بے خبر رہتا ہے۔ فرمایا عشق کی جفا کو عاشق عطا کر سمجھتا ہے۔ ایمان محبت کامل کا نام ہے۔ فرمایا عشق میں ترک ہی ترک ہے۔ فرمایا عاشق وہ ہے جو محسوق پر جان قربان کر دے۔ عشق میں سردے تو پیغم سر ہو۔ فرمایا جب تک خود بیانی ہے پیر سے جواب رہے گا۔ فرمایا خود پرستی جواب کو بڑھاتی ہے اور مقصود سے دُور رکھتی ہے۔ فرمان ہوتا ہے۔ بیخودی جواب کو اٹھاتی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ مردی اس طرح پیر سے ملے جس طرح قطرہ دریا سے مل جاتا ہے جب تک قطرہ دریا سے نہیں ملتا۔ فرمایا عشق میں کھڑ بھی اسلام ہو جاتا ہے انسان اُن کے ساتھ رہتا ہے جن سے محبت ہوتی ہے۔ فرمایا پیر کی صورت میں خدا ملتا ہے۔ جلال الدین رُدمی حضرات ہیں۔

۔ چُونکہ ذاتِ پیر را کر دی قبول ہم خدار ذ الشَّاءمِ سَمُول  
فرمایا جو شخص جس سے محبت کرتا ہے اُسی کے ساتھ اُس کا حشر ہو گا۔

یہ بھی فرمایا کہ جو صورت تمہارے ساتھ یہاں رہے گی وہی مرتے وقت وہی قبر دہی حشر میں ساتھ رہے گی فرمان ہوتا ہے جس کے لقور میں مردگے اُسی کے ساتھ حشر ہو گا۔ فرمایا جس کو تصدیق نہیں اُسکا ایمان نہیں۔ جس صورت کا خیال پختہ ہو جائے وہی صورت بعد مرگ قائم رہے گی۔ فرمایا جو مردی پیر کو دُور سمجھے وہ مردی ناقص اور جو پیر مردی کو دور سمجھے وہ پیر ناقص۔ فرمایا حاسد ہمیشہ ذلیل رہتا ہے کیونکہ حسد سے ایمان خراب ہوتا ہے۔ فرمایا کسی عداوت کو دل میں جگہ نہ دد فرمایا دشمن سے بد لہ نہ لو۔ دشمن کے ساتھ سلوک کرو یہ حضرت شیر خدا کی سُذت ہے۔ فرمایا جس دل کو محبت سے سرفکار ہوتا ہے اُس میں عداوت کی بچھاتش نہیں ہوتی۔ فرمایا ہماری منزل عشق ہے اور منزل عشق میں فلاں اور جانشینی نہیں۔

جو ہم سے محبت کرے وہ ہمارا ہے۔ خواہ چمار ہو یا خاکر دب جس قدر ہمارے مُرید یہیں ہماری اولاد ہیں۔ ایک بار  
کی اولاد کو اپس میں سُوک و محبت درکار ہے اور یہ لازم ہے۔

الغرض پیشوائے برحق نے ہماری ہدایت ایسے جامع اور عام فہم الفاظ میں فرمائی ہے۔ جس کی مثال ہمارے پاس  
نہیں۔ یہ وہ احکام مخصوصہ ہیں اگر ہم ان کی طرف توجہ کریں تو احکام کی تعمیل سے ہماری ہر منزل آسان ہو سکتی ہے بس کار عالم اپنا  
کے ملفوظات کا مجموعہ وارثی حضرات کے مکمل دستور العمل کا حکم رکھتا ہے جس کی تعمیل سے ہم انسان ہی نہیں ان کا مل  
بن سکتے ہیں۔

سُخنِ عشق نہ آنست کہ آید بز بان  
ساقی امی دہ دکوتاہ گُن گفت و شنید

شَهْ بِعَوْنَهِ تَعَالَى وَهُوَ يَتَوَلَّ الصَّالِحِينَ ۝

بپیان آمد ایں دفتر حکایت ہمچنان ساقی  
بصہر دفتر نشاید گفت حسب الحال مُشتاقی

# ہوَ الْوَارِثُ دَائِمٌ الْحَيُّ الْقَيُّومُ

مندرجہ ذیل سلام حضرت شاہ شاکر صاحب قبلہ وارثی نے بحضور قبلہ عالم امام الاولیاء حضرت حافظ حاجی وارث علی شاہ صاحب اعظم اللذکرہ کی خدمت اقدس میں پیش کیا اور مقبول ہوا۔ شاہ صاحب قبلہ نے اس سلام میں حضور والائی تعلیمات کا پچھوڑ پیش کیا ہے اور یہ سلام حضرت حاجی حافظ فقیر اکمل شاہ صاحب قبلہ وارثی کی زبانی بھی اکثر رُنگنا گیا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى أَلِّيٍّ مُّحَمَّدِ وَبَارِكْ وَسِّلْمُ

وارثا خند بیدی بہر رسول عزیزی	مَدْنِ الْفَتْرِ شَنِیْ ہاشمی و مُطّلبی
دارثا از پسے خاتون قیامِت مددے	پے زهر اُمرا شر باغ رسالت مددے
دارثا بہر علی ساقی کوثر مددے	پے مولائے جہاں ساقی کوثر مددے
دارثا بہر حسن سبیط رسول دو جہاں	عالم علم لدن واقف اسرار نہاں
دارثا بہر حسین ابن علی اجہان بتوئیں	گوہر بحدرو لايت گل بستان رسول
دارثا بنسا جمال خوشیشتن	جسم گن برمما بحق پنج تن
دارث مانظہر زکرم خوشیش بجهن	بشنو فریاد دروا حاجت درشیں بگن

شاکر خشیہ جب گر نوز دروں میخواہد  
بہر نظر اڑ تو شوق فنزوں میخواہد

# لِهُوَ الْوَارِثُ

# شَجَرَةُ بَلِيهٍ، جَدَّلِيهٍ، وَأَرْثَلِيهٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ  
 المَدْصُلُ عَلَى حَضْرَتِ مُحَمَّدٍ رَمَضَطَفًا  
 سَيِّدِهِ خَاتُونِ جَنَّتِ فَتَّاطَمَهُ فَخَرَّ الْنَّاسَ  
 الْمَدَائِي سَيِّدِ الشَّهِيدَاءِ شَهِيدَ كَرْبَلَا  
 مَسْتَ تَسْلِيمَ وَرَضَا وَصَبْرَ وَحِلْمَ وَاتِّقَا  
 الْمَدَائِي شَاهِ زَينِ الْعَابِدِينَ خَوْشَ قَا  
 يَادِ گَارِفَ طَمَهُ هَمَ يَادِ گَارِ مُصَطَّفَةً  
 باَفَتَهِ وَجَعْضَرَ جَنَّابَ مُوسَى كَاظِمِ رَهْبَانَا  
 قَاسِمَ وَسَيِّدَ عَلَى مُهَنَّدِي وَجَعْضَلَهِ پَیَشَوا  
 بُوْ مُحَمَّدَ عَسْكَرَیَّ بُوْ القَاسِمَ وَمُحَمَّدَ وَقَ شَاهَ  
 شَاهَ اَشْرَفَ شَاهَ عَزِيزَ الدِّينَ صَاحِبَ دِينِ بَنَاهَ  
 شَاهَ عَلَاؤ الدِّينَ عَبْدَ الْاَبَادَ، عَبْدَ الْاَحْدَنَامَ  
 عَمَرَ زَينِ الْعَابِدِينَ، سَيِّدَ عَمَرَ عَالِيِّ مَقَامَ  
 عَبْدَ الْاَحْدَنَامَ، اَحْمَدَ مُهَمَّرَال شَاهَ كَرْمَ اللَّذِسْخَنِي  
 شَاهَ سَلَامَتَ سَيِّدَ قَرَبَانَ عَلَى وَارِثَ عَلَى

هُوَ الْوَارِث

## شہر برد

## قادریہ، رُزاقیہ، وارشیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى أَلِّيٍّ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ  
يَا خَدا بَهْرَمَ مُصْطَفَى وَمُرْتَضَى  
هُمْ حَسِينٌ وَعَابِدٌ وَبَاقِثٌ چَوْ جَعْفَرْ مَقْتَدَا  
كَاظِمٌ دَمَوْشَنِي رَفَعَا مَعْرُوفٌ سَقْطَنِي نَادِار  
هُمْ جَنْشِيدٌ وَشَبْلَى وَهُمْ عَبْدَهُ تَوَاحِدَ ذَي وَقَار  
بِالْفَرَّخِ هُمْ بُو الْحَسِينٌ هُمْ بُو سَعْدٌ نَحْتَمْ  
غَوْثٌ الْأَعْظَمْ عَبْدُ الرَّزَاقِ وَمُحَمَّدٌ ذَي كَرْم  
اَحْمَدٌ وَسَيِّدٌ عَلَى مُؤْسِي حَسْنٍ عَبْيَاسٌ مَسْتَتْ  
هُمْ بَهَاءُ الدِّينِ وَهُمْ سَيِّدُ مُحَمَّدٌ حَقِّي پَرْسَتْ  
هُمْ جَلَّ وَهُمْ فَرِيدٌ وَبَهْرَابَرَاهِيمْ شَاهٌ  
بَهْرَابَرَاهِيمْ أَمَانَ اللَّهُ حَسِينٌ دِينَ پَناَه  
هُمْ هَدَايَتٌ هُمْ صَمَدٌ هُمْ عَبْدُ الرَّزَاقِ وَلِي  
شَاهٌ اَسْمَاعِيلٌ وَشَاكِرٌ هُمْ نَجَاتٌ اللَّهُ سَخِي

از پسته خادم علی ہم وارث شد دنیا و دین  
المدرس شاہ تونی والشیر عالمین

# هوَ الْوَارِثُ لِشَجَرَةِ حِشْتَهِيَّهِ، نَظَامِيَّهِ، وَارِثَيَّهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى أَلِّي مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ  
رَبِّنَا بَهْرَمَهْ مُصْطَفَى<sup>۱</sup> وَمُرْتَفَعُ<sup>۲</sup>  
بَهْرَمَهْ حَسَنٌ<sup>۳</sup> هُمْ عَبْدُهُ وَأَهْدُهُمْ فَضْيَّلٌ باصْفَا  
بَهْرَمَهْ إِبْرَاهِيمٌ<sup>۴</sup> ادْهُمْ هُمْ حَذْلِيفَهُ مَرْعَشِي  
إِبْنُ الدِّينِ عَلْوَمَشَادُهُ<sup>۵</sup> ابُو اشْحَقْ اَحْمَدْ مَتْقَيٌّ  
بَهْرَمَهْ بُو حَمَدَهُ<sup>۶</sup> نَاصِرُ الدِّينِ ذَرِي وَقَارِبٌ  
اَزْپَيْتَهُ سُلْطَانُ مُودُودٌ<sup>۷</sup> وَشَرِيفُ<sup>۸</sup> رَازِدار  
بَهْرَمَهْ عَثَمَانٌ<sup>۹</sup> وَمَعْدِينُ الدِّينِ قَطْبُ الدِّينِ وَلَيٌ<sup>۱۰</sup>  
بَهْرَمَهْ فَرِيدُ الدِّينِ<sup>۱۱</sup> نَظَامُ الدِّينِ نَصِيرُ الدِّينِ سَخْنَيٌّ<sup>۱۲</sup>  
بَهْرَمَهْ كَمَالُ الدِّينِ<sup>۱۳</sup>، سَرَاجُ الدِّينِ عَلِمُ الدِّينِ شَاهٌ<sup>۱۴</sup>  
بَهْرَمَهْ مُحَمَّدٌ<sup>۱۵</sup> وَجَمَالُ الدِّينِ مُحَمَّدُ دِينِ پَنَاهٌ<sup>۱۶</sup>  
بَهْرَمَهْ مُحَمَّدُ بَهْرَمَهْ<sup>۱۷</sup> بَهْرَمَهْ كَلِمَتُهُ حَقٌّ بِرِسْتٌ<sup>۱۸</sup>  
بَهْرَمَهْ نَظَامُ الدِّينِ فَخْرُ الدِّينِ قَطْبُ الدِّينِ مَسْتٌ<sup>۱۹</sup>

جمَالُ الدِّينِ عَبْدُهُ<sup>۲۰</sup> الدِّينِ بَلَندُ خَادِمُ عَالَمِ پَنَاهٌ<sup>۲۱</sup>  
بَهْرَمَهْ لُطْفُهُ<sup>۲۲</sup> خَوْلِيْشُ<sup>۲۳</sup> کُنُّ<sup>۲۴</sup> آے وَارِثٌ<sup>۲۵</sup> مَا یکِ نَگَاهٌ

# خاندانی تعارف

سرکار عالم پناہ حضرت حاجی دعافت سید دارث علی شاہ ذکرہ اعظم اللہ یوہ شرافتے اور جو میں با عنبار حسب لزب دولت و نژاد علم و فضل تجربہ و تقدیس آپ کا خاندان ہمیشہ ہنایت و قیمع و مقتدر رہا ہے صرف علوم ظاہریہ میں کی بنا پر نہیں بلکہ مرابت حنائیہ و مدارج روکھانیہ میں بھی حضور کے آباؤ اجداؤ اور فراز دمتاز رہے ہیں اور علوم سعینہ اور سفینہ پر برابران کا تصرف رہا ہے ان سے ہر زمانے میں سرچشمہ نصیح جاری رہا اسلامی تاریخ کے صفات میں ان کے مبارک ذذکرے سبق آموز رشد و ہدایت ہیں۔

لہذا ہر اعتبار سے آپ کی ذات ستودہ صفات خاندانِ سیادت کی ایک مقدس اور اعلیٰ ترین نمونہ محتی جیسا کہ اکثر بزرگوں نے آپ کی شان و عظمت کو دیکھ کر تسلیم کیا ہے کہ آپ کے اخلاق و عادات سے سادات کرام کے اوصاف حمیدہ کی پوری تقدیری ہوتی ہے۔

جب قروع شاہ جہان پوری لکھتے ہیں :

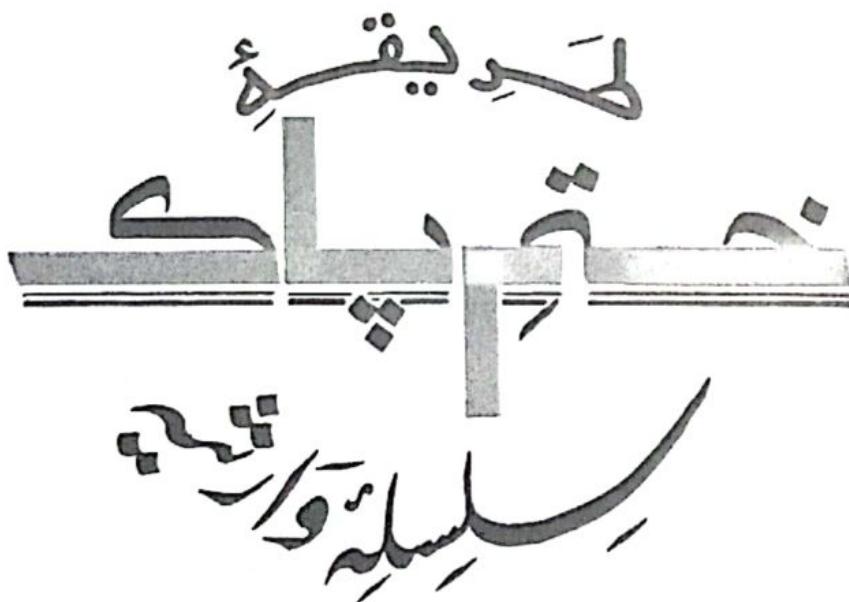
چھبیسویں ہے پیشت جناب حسینؑ کی	ادلا د ہے یہ خاص شہرِ مشرقین کی
مہرِ نجیں ہے فاطمہؓ کے نورِ عین کی	پُتلیٰ ہی ہے فاطمہؓ کے نورِ عین کی
یہ جو ہر دھنلا صور ہے دلوں جہان کا	بندہ لنظر پڑا ہے خُرد اکی سماں کا
دل ہے ترا خندیتہ اسرارِ معنوی	ہے تو ہی دارث علی دارث بنی
عادت کی ابتداء ہی سے ترکِ لباس کی	تیرے بدن پر ٹھیک قبا فقر کی ہوئی
دستار و پاتنجامہ نہ زیب ب بدن کیا	احرام کو پسند پتے ستر تن کیا
لڑ کا یہی ہے شاہ شہیدان کا باخلاف	پُر نورِ سلک شاہ نجف کا درِ نجف
دُرِّیج رسول کا ہے یہی گوہرِ صرف	اللہ نے دیا ہے ہر اک بات کا شرف
سید بھی ہے فقیر بھی ہے اور ولی بھی ہے	ہر طرح جانشین بنی دعیٰ بھی ہے
دُنیا میں آفتاب تو عقبی میں ماہتاب	قوم الیسی لا جواب کہ دُنیا میں آفتاب
عقبی میں ماہتاب تو کوثر میں جوش آب	کوثر پر جوش آب سے پھر ساقی شراب
ساقی شراب کوثر و تسلیم کا یہ ہے	دارث علی و احمد بے میم کا یہ ہے

بعقول الماح قبلہ میاں فقیر اور گھٹ شاہ صاحب دارثی رحمۃ اللہ علیہ  
سرکار عالم پناہ کا آستانہ بھی روحاںی لمحاظ سے اپنا مقام واحد رکھتا ہے۔ جیسے کعبہ شرافت کی تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام

اور حضرت آئیل علیہ السلام بائیس احرام میں کرتے ہیں اسی طرح جب سرکار عالم پناہ وارث ارش اعلیٰ کا آستانہ پاک نام احرام پوش بل کر سکل کرتے ہیں اس کی وجہ وصال کے وقت دیوبہ شرفی میں اختلاف بیدا ہو گی تھا کہ مزار بستی کے اندر نہ ہو مگر خادم حاصل اور اہل محبت پڑھنے کے سرکار کافر مان ہے کہ فقیر کا جہاں وصال ہو دیں دفن ہوتا ہے۔ دیوبہ شرفی کے بر سر اقتدار سفید پوشوں نے غریب نادر مزدود رکھنے کو روک دیا کہ جب تک ہو دے گا اُسے ہم دیوبہ میں نہیں رہنے دیں گے لہذا احرام پوش اپس میں بل کر میدان میں آگئے اور تمہار کھوڈی شروع کر دی لبعد پولیس تک جسے ناکام ہو کر واپس جانا پڑا۔ احرام پوشوں میں عالم بھی تھے فاضل بھی تھے مزدور بھی تھے راح بھی تھے لہذا تعظیم کا ایسا حسین و جمیل سلسلہ شروع کیا جو آج دنیا کی حسین ترین عمارتوں میں شمار ہوتا ہے کہیں اتنی بڑی عمارت دیکھنے میں نہیں آتی۔

اس سرزی میں کو کہتے ہیں سب انسان علم  
ہے ان کی ذات وجہ بنلتے مکانِ علم  
اس کو بھی جانتے ہیں جو سینہ بیٹھنے ہے  
(ختم شد)

دیوبہ کا قسطہ ہے علماء تے جہاں علم  
ان کے ہی دم سے کہے تین عالم میں جانِ علم  
ہر اکیت سحرِ علم و عمل کا سفینہ ہے



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ  
مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا  
وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝  
وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ  
النَّاسِ ۝ إِلَهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ  
الْوَسَوَاسِ ۝ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِي  
يُوَسِّعُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝  
مِنِ الْجُنَاحِ وَالنَّاسِ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الْمَدْحُودُ لِكَ الْكِتَبُ لَا رَبَّ يَرَبُّ  
فِيهِ هُدًىٰ لِلْمُشَّٰقِينَ ۝ الَّذِينَ  
يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقْنِيْمُونَ  
الصَّلَاةَ وَمِنَ رَزَقَنَهُمْ  
يُنْفِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ  
بِمَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ وَمَا أَنْزَلَ  
مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ  
هُمْ يُؤْقِنُونَ ۝

مَا كَانَ مُحَمَّدًا أَبَا الْحَدِيدِ مِنْ رِجَالِ الْكُمَّ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَفَّارُ لَا تَأْبِدُ مَا  
تَعْبُدُونَ ۝ وَلَا أَنْتُمْ عَبْدُونَ مَا  
أَعْبُدُ ۝ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُ ثُمَّ  
وَلَا أَنْتُمْ عَبْدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ لَكُمْ  
دِيْنُكُمْ وَلِي دِيْنِ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝  
لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُوَلَّ ۝ وَلَمْ يَكُنْ  
لَهُ كُفُواً أَحَدٌ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝  
الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝ مَلِكُ  
يَوْمِ الدِّينِ ۝ إِيَّاكَ نَعْبُدُ  
وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ إِهْدِنَا  
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ  
الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝  
غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ  
وَلَا الضَّالِّينَ ۝

وَكَانَ اللَّهُ أَكْلَ شَيْئًا عَلَيْمًا إِنَّ اللَّهَ وَمَلَكُوتُهُ لَا يَأْتِيهَا الْذِينَ امْنُوا صَلَوةً عَلَيْهِ  
وَسَلَوةً أَتَلِيمًا لَّا إِلَهَ مُعْظَلٌ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى إِلَيْهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ.

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### مَقْصُودَةُ وَالْمَقْصُودُ مَوْجُودَةُ سَيِّدِ

مقصود ہے ان کا اور مقصود ان کی پاس موجود ہے، سروار رسول

### الْمُرْسَلِينَ حَاتَمُ التَّبَّيْنَ شَفِيعُ

کے، ہمسہ ب نبیوں کے بہترے وائے

### الْمُذْنَبِينَ أَنْيَسُ الْغَرَبِينَ رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ

گھنگاروں کے غم خوار ماذقوں کے رحمت واطح جبال کے لوگوں

### رَاحَةُ الْعَاشِقِينَ مُرَادُ الْمُشْتَاقِينَ شَمْسُ

کے موجود جب آدم ساٹقوں کے ماد مشتاوں کے آنے اپ

### الْعَارِفِينَ سَرَاجُ السَّالِكِينَ مَصْبَابُ الْمُقْرَبِينَ

نداشتوں کے پرسراگ راہ خدا پڑھتے والوں کے پرسراگ متبوؤں کے

### حُجَّتُ الْفَقَاءِ وَالْغَرَيَاءِ وَالْمُسْكِنُونَ سَيِّدِ

دوست رفخے والے دیباجوں اور ماذقوں اور مغلقوں کے سردار

### الْتَّقَلِينَ تَبَيْيَنُ الْحَرَمَيْنِ إِمَامُ الْقَبْلَتَيْنِ

جن و انس کے بنی کو مخفی اور مدینہ شریف کے پیشوایت المقدس اور کعبہ کے

### وَسِيلَتَنَا فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبُ قَابُ قَوْسَيْنِ

و سیلہ بمارے بیچ دنیا در آنحضرت کے صاحب مرتبہ متقدار دو کافنوں کے

### حُبُوبُ رَبِّ الْمَسْرَقَيْنَ وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنَ جَدِّ

حبوب پروردگار دو مشتروں اور دو مفرفوؤں کے ناما ۱۴ حسن اور

### الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الْتَّقَلِينَ إِلَيْ

الحسین کے ماں بنا رے اور ماں جن و انس کے کنست

### الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ تُورِّمِنْ نُورِ

ابوالقاسم ہماز است بشیعہ عبید اللہ کے ایک نوبیں الشد کے نور

### اللَّهُ يَأْيَهَا الْمُشْتَاقُونَ يُمُورُ جَمَالَهُ صَلَوَا

سے، اسے عاطفوں لبر جمال آنحضرت کے رود بیجو

### عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ وَاتَّسِلِيمًا

ادپ ان کے اوابن کی اولاد کے اوان کیروں کے اور سلام یوسف سلام کر۔

### اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

لے نہ اسات کا اور اسلام بازیل لیسا در سارہ بارے اور بیک بہارے ماحب کے

### صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمَعْرَاجِ وَالْبَرَاقِ وَالْعَلَمِ

ماحب تاج اور مسلم اور برائی اور براہی اور

### دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَ

شان کے میں دوسرے دلائی اور دبا اور قبول سال اور بیاری اور

### الْأَكْرَاطِ اسْمَهُ مَكْتُوبٌ مَرْفُوعٌ مَشْفُوعٌ

درست کے نام ان کا مکاپی سے بلکہ کیا ہے شناخت کیا ہے۔

### مَنْقُوشٌ فِي الْوَوْجِ وَالْقَلْمَنِ سَيِّدُ الْعَرَبِ وَ

لشکریا ہے بیچ لوں اور قلم کے سردار ہیں عرب اور

### الْعَجَجُ طِحْسَمَةُ مَقْدَسٍ مَعَطَرُ مَطَهَرٍ

غم کے بسم ان کا بہت یاں، خوشبو دار، پاک نہ

### مَنْوَرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَاطِ شَهِيدُ الصَّحْنِ

دوشی بیچ نماز کبہ اور حرم کے آناتا پاشت

### بَدِّرُ الدُّجَى حَدِّرُ الْعَلَى نُورُ الْهَدَى

کے ماہتاب انہیں رات کے منڈشیں بندی کے نور را ورست کے

### كَهْفُ الْوَرَى طِحْسَمَةُ مَقْدَسٍ الْقَلْمَنِ حَجَيْلِ

پناہ مخلوقات کے چڑائے ساریکوں کے، نیک ہادتوں کے

### الشَّيْمُ طِشْقَيْعُ الْأَمْطَاطِ صَاحِبُ الْجَوَدِ وَالْكَرَمِ

ولکے، بیٹھا نے دلے امتوں کے صاحب بیشش اور بزرگ کے

### وَاللَّهُ عَاصِمَهُ وَجَدِيلُ خَادِمَهُ وَالْبَرَاقِ

اور انتہا بیبان ہے ان کا اور جبریل خدمت نزارے اے ان کا اور برائی سواری

### مَرْكَبَهُ وَالْمَعْرَاجِ سَقَرَهُ وَسِلْرَهُ الْمُنْتَهَى

ہے ان کی اور مساج سفر ہے ان کا اور سدرۃ المتنبی جو بری ہے

### مَقَامَهُ وَقَابُ قَوْسَيْنِ مَطْلُوبَهُ وَالْمَطْلُوبِ

آسمان پر، دنما ہے ان کا اور قاب قوسین وصال بی ملبہ ہے ان کا، مذاہب

سُرکارِ عالم پناہ کے وصال کے بعد تیسرے دن قل خواں اور حُرود پاک  
 کے بعد جو سلام پیش ہوا  
**سَيِّد مَعْرُوف شاہ صاحب قبلہ وارثی نتھیں بکر پیش کیا**

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى أَلِّيْلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

اسلام اے دلبُر دلدارِ ما	اسلام اے مُونس دغنوخوارِ ما
خوں شدہ اے دیدہ گریانِ ما	اسلام اے مردم چشم ان ما
اسلام اے دلبر حبانِ من	اسلام اے یوسفِ کنفاین من
اسلام اے دینِ ما ایمانِ ما	اسلام اے جانِ ما جنانِ ما
اسلام اے مصدرِ انوارِ حق	اسلام اے مظہرِ انوارِ حق
اسلام اے روحِ جسم بھئے تو	اسلام اے وجہِ تکینِ روئے تو
اسلام اے مختذلِ علم و حیا	اسلام اے معبدِ صدق و صفا
ہر دو عالم تابعِ فردِ مان تو	اسلام اے جانِ مُنْقَدِیانِ تو
سوئے زندانے بر و زلفت دوتا	اسلام اے چشم پر شرم و حیا
میکشد آں خنجرِ ابر ڈئے تو	اسلام اے منزلِ ما کوئے تو
اسلام اے بحرِ شفقتِ اسلام	اسلام اے ابرِ رحمتِ اسلام
اسلام اے مریمِ تریاقِ ما	اسلام اے قوتِ ادر اکِ ما
خاک پائیت بہر ما خاک شفا	اسلام اے درِ تو مارا دوا
اسلام اے بیکسانِ رائکیہ گاہ	اسلام اے وارثِ عالم پناہ
اسلام اے مریمِ دل خستگاہ	اسلام اے چارہ بے چارگاہ
الش الدش نسبتِ شاہ و گدا	ما جھا او تو محب ذکرتِ کجھا
رسم کن بُر ما بحق پنجتن	وارثا بنا جمالِ خویش تن
وارثا در حضرتِ سلطان ما	قصۂ معروف غمگیں اے صبا

کُنْ فنا در ذاتِ خود مارتا مام  
 ختم شد ایں قصۂ اکتوُر وَالسلام

بڑے جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب: وسیله عروجی  
تحریر: حاجی فقیر عزت شاہ دارثی  
تعداد: 2 ہزار  
اشاعت: دوم 2003ء  
پرنٹنگ پر لیس: گوجرانوالہ  
فون: 0571-512048  
دارشیہ پر لیس: حاجی شہزاد دارثی

مِلنے کا پتہ  
حضرت حاجی فقیر عزّت شاہ وارثے مَظْلَه  
آستانہ عالیہ وارثیہ چھپر شریف، چنگا بندگیاں، تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی (پاکستان)  
انجمن وارثیہ بیوں - تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی